REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ ۸ ماہ وفا ۱۳۳۷ ہش ۸ جولائی ۱۹۵۸ء نمبر ۱۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۶ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"درد نقرس کی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— مسلسل کئی روز کی شدید گرمی کے بعد کل دوپہر یہاں موسلا دھار بارش ہوئی جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ بارش کا موسم پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب بخیر و عافیت انڈونیشیا پہنچ گئے

مکرم مولوی امام الدین صاحب نے انڈونیشیا سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

مسٹر خروشیف مشرقی برلن جائیں گے

ماسکو ۷ جولائی۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ اور وزیر اعظم مسٹر خروشیف اگلے ہفتہ جرمنی کی کمیونسٹ کانگریس میں شرکت کی غرض سے مشرقی برلن جا رہے ہیں۔ اس کانگریس میں مشرقی جرمنی اور دوسرے ممالک کے قریباً دو ہزار نمائندے شرکت کریں گے۔

کرشک سرامیک پارٹی کا کنونشن

ڈھاکہ ۷ جولائی۔ کرشک سرامیک پارٹی کی مجلس عاملہ نے ۲۶ جولائی کو ڈھاکہ میں ایک کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی صدارت جناب فضل الحق کریں گے۔ اس سلسلہ میں ایک استقبالیہ کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ جس کے صدر حمید الحق چوہدری ہوں گے۔ یوسف علی چوہدری کو کمیٹی کا سیکرٹری اور جناب ابو حسین سرکار کو خزانچی مقرر کیا گیا ہے۔

روس کی طرف سے اقوام متحدہ سے علیحدہ ہو جانے کی دھمکی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشلڈ کے نام روسی حکومت کا احتجاجی مراسلہ

نیویارک ۷ جولائی۔ روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے صدر دفتر اور نیویارک میں روس کے خلاف مزید مظاہرے ہوئے تو روس اقوام متحدہ سے الگ ہو جائے گا۔ روس نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشلڈ کے نام ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے، جس میں یہ دھمکی دی گئی ہے۔ اسی مضمون کا ایک مراسلہ ماسکو میں امریکی سفیر کو بھی دیا گیا ہے۔ مسٹر ہمرشلڈ کے مراسلہ میں لکھا ہے کہ امریکی حکومت مظاہروں کے دوران روسی باشندوں اور روسی سفارت خانے کے عملے کو خطرہ سے بچانے میں ناکام رہی ہے کیونکہ اس نے اس سلسلہ میں ضروری تدابیر اختیار نہیں کیں۔ یاد رہے پچھلے مہینے ہنگری کے سابق وزیر اعظم امرے ناج اور ان کے ساتھیوں کو پھانسی دینے کے خلاف نیویارک میں جو مظاہرے ہوئے تھے۔ مراسلہ میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ روس نے لکھا ہے کہ ان مظاہروں کے نتیجہ میں روسی عملے کی جان کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگر یہ صورت حال جاری رہی اور روس کو اقوام متحدہ سے علیحدگی اختیار کرنا پڑی تو اس عالمی ادارے کو سخت نقصان پہنچے گا اور ممبر ملکوں کے درمیان تعاون کی بنیادیں ہل جائیں گی۔

سہ طاقتی مذاکرات کی تجویز

انقرہ ۷ جولائی۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے قبرص کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے برطانیہ ترکی اور یونان کے درمیان مذاکرات کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا واحد حل تقسیم ہے، اور اس کا فیصلہ اس سہ طاقتی کانفرنس میں ہونا چاہیئے۔

حکومت لبنان مزید اقدام سے قبل مبصرین کی دوسری رپورٹ کا انتظار کرے گی

لبنان کے وزیر اعظم جناب سامی الصلح کا بیان

بیروت ۷ جولائی۔ لبنان کے وزیر اعظم جناب سامی الصلح نے کہا ہے کہ میری حکومت سلامتی کونسل کا مزید اجلاس طلب کرنے سے قبل اقوام متحدہ کے مبصروں کی دوسری رپورٹ کا انتظار کرے گی۔ پہلے انہوں نے لکھا تھا کہ لبنان کی حالیہ بغاوت میں بظاہر غیر ملکی مداخلت کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔ جناب سامی الصلح نے مزید کہا ہے کہ میری حکومت کو اب بھی یہ توقع ہے کہ لبنان اور شام کے درمیان سرحدیں بند کرنے کے لئے بین الاقوامی پولیس فورس کا انتظام ہو سکے گا۔

بیروت اور طرابلس کے مختلف حصوں میں کل بھی باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان جھڑپیں جاری رہیں۔ طرابلس میں باغیوں نے خود کار ہتھیاروں کی مدد سے بری فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا۔ اور دیر تک دونوں طرف سے گولیاں چلتی رہیں۔ بعد میں باغی پسپا ہو گئے۔

نہری پانی کے مسئلہ پر لنڈن میں مذاکرات آج شروع ہو رہے ہیں

لنڈن ۷ جولائی۔ نہری پانی کے مسئلہ پر پاکستان۔ ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان آج سے لنڈن میں مذاکرات شروع ہو رہے ہیں۔ ان مذاکرات میں پاکستان کا وفد اس تنازعہ کے حل کے بارہ میں عالمی بنک کے نمائندوں کو ایک منصوبہ پیش کرے گا۔ اور اس بارہ میں ہندوستانی وفد کے تاثرات معلوم کرے گا۔ یہ منصوبہ گزشتہ جمعرات کے روز مرکزی اور صوبائی وزراء اور اعلیٰ افسران کے ایک اجلاس میں کراچی میں مکمل کیا گیا تھا۔

صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع

صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم سلمہا کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ چار پانچ روز سے طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے ٹمپریچر بھی نارمل ہے لیکن کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات ضعف قلب کی شکایت بھی ہو گئی تھی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ جولائی

امام ابن تیمیہؒ اور مسئلہ جہاد

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہم مولانا مناظر احسن گیلانی کا مضمون بزیر عنوان "امام ابن تیمیہ کے بعض مسائل" جو صدق جدید لکھنؤ ۲۰ جون ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اور جو دراصل امام موصوف کے رسالہ "قتال الکفار" کی تلخیص پر مشتمل ہے۔ دونوں احتیاطاً نقل کر رہے ہیں۔

امام موصوف نے اپنی اس مختصر تصنیف میں قتال اور اس کے متعلقہ ایسے مسائل کو نہایت وضاحت سے بالاستدلال بیان کردیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ میں بعض تشدد پسند اہل علم حضرات کے لئے ٹھوکر کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

امام ابن تیمیہ کا اسلامی تاریخ میں جو مقام ہے وہ اس سے ہی ظاہر ہوجاتا ہے۔ کہ آپ مسلّمہ طور پر اپنی صدی کے مجدد مانے جاتے ہیں۔ اگرچہ آپ کے زمانہ میں آپ کی بھی شدید مخالفت ہوئی۔ جیسا کہ ہر مجدد وقت کی ہوتی آئی ہے۔ لیکن آپ کے تبحر علمی کا دبدبہ آپ کے مخالفین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

"جہاد" کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں آپ نے جو وضاحت کی ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی نہایت اہم ہے۔ کہ آپ ہمارے عہد کے تشدد پسند اہل علم حضرات کی طرح محض زبانی جہاد نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے جہاد میں بنفس نفیس حصہ بھی لیا تھا جو مضمون ہم نقل کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ امام موصوف کے رسالہ کی صرف تلخیص ہے۔ تاہم مولانا مناظر احسن صاحب نے "قتال" اور اس کے متعلقہ مسائل کے متعلق شیخ کی آراء کافی حد تک بیان کردی ہیں۔ چنانچہ آپ نے شیخ کی لا اکراہ فی الدین کے متعلق بھی رائے ظاہر کی ہے۔ اور ان آیات کا بھی ذکر کیا ہے جن کو "منسوخہ بآیۃ السیف" سمجھا جاتا رہا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان آیات میں کوئی آیت ایسی نہیں جو منسوخ قرار دینے کی مستحق ہے۔ مولانا مناظر احسن صاحب بتاتے ہیں۔ کہ آپ نے اس مسئلہ پر نہایت عالمانہ بحث فرمائی ہے زمانہ حال میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ناسخ منسوخ کے مسئلہ کو اصولی طور پر بیان فرمایا ہے۔ اور لکھا کہ

"قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود و احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالۂ اوہام حصہ اول ص۵۹)

آیہ لا اکراہ فی الدین کی جو تشریح امام موصوف نے کی ہے۔ وہ زمانہ حال کے ان خودساختہ علماء کی تردید کرتی ہے۔ جنہوں نے اس عظیم آیہ کریمہ کی من بھاتی تشریحات کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ بعض علماء سو نے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کی یہ تشریح کی ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب دین صاف صاف بیان کردیا گیا ہے۔ تو اب جو جبر و اکراہ اس میں برتا جائے گا۔ وہ جبر و اکراہ ہی نہیں کہلا سکتا۔ مودودی صاحب جو جماعت اسلامی کو (نعوذ باللہ) خدائی فوجداروں کی جماعت سمجھتے ہیں۔ اور مسئلہ "قتل مرتد" کے آجکل سب سے بڑے چیمپین ہیں لا اکراہ فی الدین کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ دین میں لانے کے لئے تو جبر و اکراہ نہیں۔ البتہ جو دین میں داخل ہوکر جانا چاہے اس کو قتل کیا جائے گا۔ آپ نہایت فراخ دلی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ جو آنے سے پہلے سوچ سمجھ کر آئے کہ جتنے نہیں پائے گا۔ اور اگر وہ نئے دین کا اتنا ہی دلدادہ ہے تو اپنے تئیں قتل کے لئے پیش کیوں نہیں کرتا؟ اللہ اللہ شاید یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "تجدید و احیائے دین" میں امام ابن تیمیہ کو جزوی مجدد لکھا ہے کیونکہ آپ کے نزدیک کامل مجدد الامام المہدی ہوگا۔ جو جدیدوں کا جدید اور زمانہ حال کے ترقی یافتہ اسلحہ جنگ کا مالک ہوگا ظاہر ہے۔ کہ ایسا کامل مجدد تو امریکہ روس یا برطانیہ وغیرہ ممالک میں ہی پیدا ہوسکتا ہے۔

الغرض علامہ امام ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ کا رسالہ قتال الکفار مودودی صاحب کے خودساختہ نظریات کی تردید میں ہے۔ جو آج سے کئی سو سال پہلے بطور اعجاز کے لکھا گیا ہے۔

مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی آخر میں لکھتے ہیں کہ

"ایک بات قابل ذکر ہے کہ شیخ الاسلام نے صوفیوں کے بعض اقوال کی توجیہ کرتے ہوئے لکھ دیا تھا:

هي سكران يوجد المحبة الذي هو لذة و سرور بلا تمييز

وہ لوگ محبت کے وجد میں سمجھنا چاہیئے کہ تشر کی حالت میں ہیں۔ اس وجد کی کیفیت صرف لذت و سرور کی کیفیت ہوتی ہے۔ جس میں تمیز باقی نہیں رہتی جیسا کہ دنیا جانتی ہے شیخ الاسلام صوفیہ سے راضی نہیں ہیں۔ لیکن بایں ہمہ وہ تو یہ لکھتے ہیں۔ لیکن اس پر اس زمانے کے کسی مصلح صاحب کا نوٹ ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ شیخ الاسلام نے یہ بات محض اس غلط تاثر کے تحت لکھ دی۔ جو عام مسلمانوں میں صوفیوں کے اکابر کے متعلق پایا جاتا تھا۔ اور اس لئے شیخ الاسلام بھی ان کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے۔ پھر "غفر اللہ لہ" کی دعا کرتے ہوئے عصر جدید کا محشی لکھتا ہے کہ

من الشائل الى يزيد البسطامى والى سعيد الخراز و ذى النون المصرى يحسن الظن بهم الشيخ والواقع انهم من كبار الزنادقة فانهم الصوفية فى كل عصر و مصر

(العیاذ باللہ) بے شک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ امت کے پچھلے امت کے اگلوں کو ملعون نہ ٹھہرالیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی توثیق ان ہی باتوں سے ہوتی ہے۔"

(صدق جدید ۲۰ جون)

یہ عجیب قرار دیا جائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مجذوبوں کے متعلق تقریباً ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ان لوگوں سے تعرض نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

گڑبڑ پسند اسلامی جماعت

ہمارے ملک میں دوسروں کے جلسوں میں گڑبڑ کرنا ایک عام مرض ہے۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ یہ کام اکثر مخالفین کی سازش سے ہوتا ہے۔ ورنہ عام سامعین اس کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اس مرض کے انسداد کے لئے حکومت نے ایک آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ گڑبڑ پیدا کرنے والوں کو قید وغیرہ کی سزا دی جائے گی۔

ظاہر ہے۔ کہ ایسے آرڈی ننس کا ان لوگوں یا جماعتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا جو امن پسند ہیں۔ اور جو دوسروں کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ مگر تعجب ہے کہ اس آرڈی ننس سے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی آتش زیر پا ہوگئی ہے۔ چنانچہ روزنامہ تسنیم مودودی صاحب کا ترجمان اس آرڈی ننس کے خلاف اداریئے پر اداریئے لکھ رہا ہے۔

لائل پور میں کریسنٹ ملز کے مزدوروں کی ہڑتال میں جماعت اسلامی نے جو مفسدانہ پارٹ ادا کیا ہے۔ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت اسلامی احراریوں کی جانشینی میں پوری پوری طرح "مفسدین فی الدین" کا فریضہ ادا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

اس ہڑتال کے کوائف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتال جماعت اسلامی نے ہی کرائی تھی۔ اور اس کو اس درجہ تشدد پر اسی نے پہونچایا تھا جہاں ارباب نظم و نسق کو نوٹس لینا پڑا۔ لیکن جب پکڑ دھکڑ ہوئی تو اپنی فسادات پنجاب والی سنت پر عمل کرتے ہوئے وقت پر کنارا کش ہوگئی اور سخت بزدلی کا اظہار کیا۔ جماعت اسلامی کے کردار کے پورے کوائف "ترجمان اسلام" لاہور مورخہ ۳ جولائی ۵۸ء میں وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

بائبل کی پیشگوئیاں

اسلام کی صداقت پر روشن دلائل

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

(قسط نمبر ۲)

دوسری علامت یہ بتائی گئی ہے کہ
"تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا"
اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ موعود بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے آنے والا ہے وہ نبی ہوگا۔ اور یہ کہ وہ مانند موسیٰؑ صاحب شریعت نبی ہوگا۔ اس جہت سے بھی یہ پیشگوئی بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ وہ موسیٰؑ کی مانند صاحب شریعت نبی ہیں۔ اور آپ نے دنیا کے سامنے ایک کامل شریعت (قرآن شریف) پیش فرمائی۔ لیکن اس کے برعکس انجیل کی رو سے کبھی بھی نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ یہ دعویٰ فرمایا کہ وہ مانند موسیٰؑ نبی ہیں اور نہ ہی انہوں نے کوئی شریعت کی کتاب دنیا کے سامنے پیش کی۔

مسیحی قوم کا فرض ہے کہ اگر وہ پیشگوئی کے ابتدائی الفاظ "درمیان" اور "بھائیوں" وغیرہ پر زور دے کر مسیح کو اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کرنے کے لئے دور از قیاس تاویلوں سے کام لیتی ہے تو وہ زیر بحث علامت کو بھی حضرت مسیحؑ پر چسپاں کر کے دکھائے اور دنیا کو بتائے کہ کس انجیل میں حضرت یسوع ابن مریم نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور کس جگہ انہوں نے مانند موسیٰؑ نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے اور کونسی شریعت کی کتاب حضرت موسیٰؑ کی مانند انہوں نے دنیا کو دی ہے؟

اگر عیسائی حضرات مسیح کے یہ تینوں دعوے انجیل سے نہیں دکھا سکتے اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ وہ حضرت موسیٰؑ کی اس پیشگوئی کو حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کر کے ایک عظیم الشان صداقت کو چھپانے کی ناکام کوشش نہ کریں۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم نے انجیل میں نبی اور مانند موسیٰؑ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا اور خود مسیحی قوم ان کو خدا یا خدا کا بیٹا مان کر ہماری تائید کرتی ہے۔ پس ہمیں بتایا جائے کہ جب از روئے انجیل مسیح نبی ہی نہ تھا تو وہ مانند موسیٰؑ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور وہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے والا کس طرح ہو سکتا ہے؟

مسیحؑ اور "وہ نبی"

ہم مانتے ہیں کہ حضرت یسوع ابن مریم خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مسیح بن کر ظاہر ہوئے۔ لیکن ان کے صرف مسیح ہونے سے حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ انجیل سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیح اور مانند موسیٰ نبی دو الگ الگ وجود ہیں اور مسیح کے وقت لوگ ایلیا اور مسیح اور مانند موسیٰ نبی تینوں شخصوں کے منتظر تھے اور تینوں کو الگ الگ وجود سمجھتے تھے۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے کہ یوحنا کے پاس لوگ آئے اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح ہے تو اس نے کہا:-

"میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔" (یوحنا 1/21)

آگے لکھا ہے کہ:-

"انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیا نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟" (یوحنا 1/25)

علاوہ اس واقعہ کے ایک موقعہ پر حضرت مسیح کے متعلق بھی لوگوں نے اپنے اختلاف کا اظہار کیا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بے شک یہی وہ نبی ہے اوروں نے کہا یہ مسیح ہے۔ اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئے گا؟" (یوحنا [illegible])

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ ایلیا اور مسیحؑ اور "وہ نبی" یعنی مانند موسیٰؑ نبی تین الگ الگ وجود سمجھے جاتے تھے۔ ایلیا الگ وجود تھا۔ مسیح الگ وجود تھا۔ اور "وہ نبی" الگ وجود تھا۔

اب انجیل سے یہ ثابت ہے کہ ان تینوں وجودوں میں سے ایلیا کے متعلق حضرت مسیحؑ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سے مراد یوحنا بپتسمہ دینے والا ہی ہے۔ اور اپنے متعلق صرف یہ تسلیم کیا کہ وہ مسیح ہیں۔ باقی رہ گیا "وہ نبی" سو کسی صورت میں بھی نہ یوحنا "وہ نبی" ہو سکتا ہے اور نہ مسیح "وہ نبی" ہو سکتا ہے۔ کیونکہ "وہ نبی" ایک علیحدہ وجود ہے۔

پس یسوع ابن مریم کا اپنے آپ کو صرف مسیح کہنا اور "وہ نبی" یعنی مانند موسیٰؑ نبی ہونے کا دعویٰ نہ کرنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ "مانند موسیٰ" نبی نہ تھے۔

شاگردوں کی گواہی

اب ہم انجیل سے آپ کو یہ بھی بتاتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنے آپ کو مانند موسیٰ نبی نہیں سمجھتے تھے بلکہ حضرت مسیحؑ کے حواریوں اور شاگردوں نے بھی آپ کو مانند موسیٰ نبی نہیں سمجھا۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ کے صعود کے بعد روح القدس کے وسیلہ سے مسیحؑ کے حواری انجیل میں بڑی صفائی اور فراخدلی سے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے آنے کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کی استثناء باب ۱۸ والی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوئی تھی بلکہ ہنوز اس کے پورا ہونے کا انتظار باقی تھا۔ چنانچہ انجیل کی کتاب اعمال 3/19 میں لکھا ہے کہ:-

"پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔"

پطرس کے اس کلام سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مسیحؑ اور اس کے حواریوں کا ایمان و یقین تھا کہ جس نبی کی آمد کی پیشگوئی حضرت موسیٰؑ نے کی تھی وہ حضرت مسیح کی آمد اولیٰ سے پوری نہیں ہوئی تھی۔ اسلئے پطرس حضرت موسیٰؑ کی کتاب استثناء باب ۱۸ کی پیشگوئی کو پھر دہراتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ آنے والا موعود واقعہ صلیب کے بعد اور مسیح کی آمد ثانی کے درمیانی عرصہ میں آئیگا اور جب تک وہ موعود نبی ظاہر نہ ہو جائے اس وقت تک مسیح کی دوبارہ آمد نہیں ہوگی۔

(باقی)

امام ابن تیمیہ رح کے بعض مسائل

(تلخیص از مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی)

اس مضمون کا عنوان "قتال الکفار" ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام کے عہد میں بھی بعضوں کی طرف سے کچھ اس قسم کے خیالات پھیلائے جا رہے تھے کہ ہر کافر مسلمانوں کے عقیدے کی رو سے واجب القتل ہے۔ شیخ الاسلام نے اس غلط خیال کی تردید بڑی عالمانہ تحقیقی شان کے ساتھ فرمائی ہے۔ گو مضمون چند ہی اوراق ہے۔ لیکن بڑے مفید معلومات سے لبریز ہے شیخ نے یہ دعویٰ کر کے کہ غیر مسلم اقوام سے جنگ کا حکم اسلام نے اس لئے نہیں دیا ہے کہ جو مسلمان نہیں ہیں ان کا قتل کرنا اسلام میں فرض ہے۔ بلکہ جنگ کا حکم محض ان لوگوں کی حد تک محدود ہے جو مسلمانوں سے جنگ کرنا چاہتے ہیں یا جنگ کر رہے ہوں۔ انہوں نے دعوٰے کیا ہے کہ جمہور علماء اسلام مثلاً امام مالک امام ابو حنیفہ . . . . . . امام احمد بن حنبل وغیرہم آئمہ مجتہدین کا یہی فیصلہ ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں

وھوالذی یدل علیہ الکتاب والسنۃ والاعتبار (یعنی قرآن نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور آپ کے اقوال سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور اسلامی قوانین کے کلیات کا جو بھی جائزہ لے گا۔ اسی نتیجہ تک پہنچے گا) پھر انہوں نے قرآن کی ان آیتوں کو پیش کیا ہے۔ جن میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم سے جو جنگ کریں ان سے تم بھی جنگ کرو۔ اور چاہیئے کہ حد سے تجاوز نہ کرو۔ شیخ نے لا تعتدوا (یعنی حد سے تجاوز نہ کرو) کے اس حکم کو نقل کر کے لکھا ہے کہ

تدل علی ان قتال من لم یقاتلنا عدوان

پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں سے جو قومیں جنگ نہ کریں۔ ان سے جنگ عدوان یعنی حد سے تجاوز کرنا ہے۔ شیخ نے یہ بھی لکھا ہے کہ کافر کا قتل کرنا بھی اسلام کا حکم ہوتا تو مسلمانوں کو قتال یعنی جنگ کا حکم دیتے ہوئے یہ کہنے کے کہ جب تک ایک کافر بھی دنیا میں رہ جائے جنگ کئے جاؤ قرآن میں یہ کیوں فرمایا گیا ہے کہ حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ

تا آنکہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔

مطلب جس کا یہ ہے کہ مسلمانوں کو جب خطرہ باقی نہ رہے اور الدین اللہ کے لئے ہو جائے تو اس کے بعد قتال کا یہ حکم باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ کافر تو اس حال کے بعد باقی رہ سکتے ہیں اور رہے ہیں۔ شیخ نے لکھا ہے کہ الدین اللہ کے لئے ہو جائے۔ اس کا مطلب تو اسی سے ظاہر ہے کہ جزیہ ادا کرنے کے بعد قرآن نے حکم دیا ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جس سے معلوم ہوا کہ اسلام کا ایسا غلبہ کہ جزیہ اہل کتاب دینے لگیں یہ الدین للّٰہ ہونے کے لئے کافی ہے) اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام نے ایک بڑی قیمتی بات یہ کہی ہے کہ اہل کتاب جن کو اہل اسلام کی طرف سے خصوصی رعائتیں حاصل ہیں۔ جب ان سے بھی معاہدہ جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا تو غیر کتابی اقوام یقیناً بدرجہ اولیٰ اس کی مستحق ہیں کہ بغیر جزیہ کے ان کے ساتھ معاہدہ نہ کیا جائے۔ شیخ نے جزیہ والی قرآنی آیت کو نقل کر کے لکھا ہے کہ بعضوں نے اس سے یہ سمجھ لیا ہے کہ جزیہ والے اس معاہدے کا تعلق صرف اہل کتاب کی حد تک محدود ہے شیخ نے اس کے بعد دعویٰ کیا ہے کہ عام علماء وائمہ اسلام نے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اکثریت کا اسی پر اتفاق ہے کہ ہر قسم کی غیر مسلم قوموں سے یہ معاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ شیخ نے لکھا ہے کہ

ہذا مذہب الاکثرین صفحہ ۱۳۶

پھر یہ لکھ کر کہ جنگ کرنے والی قوموں سے اسلام نے جنگ کا حکم مسلمانوں کو دیا ہے نہ کہ کفر کی وجہ سے وہ مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں کہ

فکل من سالم یحارب لا یقاتل سواء کان کتابیا او مشرکا

پس ہر وہ قوم جو صلح کی راہ اختیار کرے اور جنگ نہ کرے۔ اس سے جنگ نہیں کی جائے گی۔ خواہ ایسی قوم کتابی یا مشرک ہو۔

اور اسی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

والجمھور یقولون بھذا وھذا ھو مذھب مالک وابی حنیفۃ وغیرھا

(صفحہ ۱۳۶)

(آئمہ اسلام) اسی کے قائل ہیں اور یہی مذہب امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور ان کے سوا دوسرے لوگوں کا ہے شیخ الاسلام نے توجہ دلائی ہے کہ غیر کتابی اقوام میں سے مجوسی (ایران کے پارسی) بھی تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہجر کے مجوسیوں سے اور خلافت راشدہ کے زمانہ میں عام طور پر ان سے معاہدہ کیا گیا تو ایسی غیر کتابی قومیں جو نسبتاً مجوسیوں سے بہتر ہیں ان پر معاہدہ کا قانون کیوں نہ منطبق ہوتا۔ اس سلسلے میں مثالاً لکھتے ہیں کہ

ان المجوس اعظم شرکا من مشرکی العرب والھند

(صفحہ ۱۳۳)

شرک میں مجوس (پارسی لوگ) عرب اور ہند کے مشرکوں سے کہیں زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔

پس مجوسیوں سے جب معاہدہ کیا گیا تو دوسری قومیں جن کے مشرکانہ عقائد پارسیوں سے نسبتاً بہتر ہیں۔ ان سے معاہدہ نہ کرنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ شیخ نے اس موقعہ پر اپنے غیر معمولی معلومات کا بھی اظہار کیا ہے جو دوسرے قدیم علماء کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ انہوں نے "شرک" کی مختلف قسموں کو بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک شرک تو وہ ہے کہ خدا کے نیک بندوں کو سفارشی خیال کر کے ان کی عبادت کی جائے۔

قوم نوح کے شرک کی نوعیت کہتے ہیں یہی تھی اور ایام جاہلیت کے عرب بھی کچھ اسی قسم کے شرک میں مبتلا تھے اور دوسری قسم شرک کی شیخ نے لکھا ہے وہ ہے جس کا رواج روم اور یونان میں دین مسیحی سے پیشتر تھا۔

بانہ جعل طلسما للشمس والقمر ونحو ذلک مما ھو شرک غیر ھم کالکلدانیین (صفحہ ۱۳۳)

یعنی آفتاب و ماہتاب کا طلسم بنایا جاتا تھا جو عربوں کے سوا کلدانی اقوام کے شرک کا طریقہ تھا

انہوں نے لکھا ہے کہ:

"کلدانی آفتاب و ماہتاب اور دوسرے ستاروں سے کام کے طلب گار ہوتے تھے ان کا اعتقاد تھا کہ عالم کا نظم ان ہی چیزوں سے متعلق ہے۔ ان چیزوں کی عبادت سے نہ خدا کی نزدیکی مطلوب تھی اور نہ ان سیاروں یا ستاروں کو وہ خدا کے دربار کے سفارشی خیال کرتے تھے"۔

جاہلی شرک اور فلسفیانہ شرک کے اس فرق کو شیخ کی اس کتاب کے سوا میں نے اور کہیں نہیں پایا۔ بہر حال بڑے معلومات سے کتاب لبریز ہے انہوں نے رومانی۔ یونانی کلدانی ہندی ایرانی اور ایران کے بانیان مذاہب زردشت و مانی سب ہی کے خیالات وعقائد کا ذکر اس طریقہ سے کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ براہ راست ان مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ خود شیخ نے کیا تھا۔ یا ان مذاہب و ادیان کے علماء سے یہ باتیں سنی تھیں۔

اصل مسئلہ کے متعلق اس قسم کے دلائل کو پیش کرتے ہوئے کہ کفر ہی جنگ کی وجہ ہوتا۔ تو پھر عورتوں۔ بچوں، اپاہجوں معذوروں، گوشہ گیر فقیروں کو قتال کے حکم سے کیوں مستثنیٰ کیا جاتا۔ کفر کی علت تو ان سب میں پائی جاتی ہے۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

تعمیر دفتر انصار اللہ کیلئے موعودہ رقم جلد بھجوائیں

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اپیل پر جن احباب کرام نے سو سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے براہ کرم وہ اپنی موعودہ رقم بہت جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

آجکل تعمیر دفتر کا کام پھر شروع ہے دفتر کی بارہ کنال زمین کے ارد گرد چار دیواری بنائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ دفتر کی اصل بلڈنگ کا کام ابھی بہت سا باقی ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ بر وقت روپیہ بھجوانے میں آپ صاحبان کے لئے انشاء اللہ دہرا ثواب بھی ہو گا۔ جلد توجہ فرمائیں۔ نیز جو احباب ابھی صاحبزادہ صاحب کی اپیل پر شامل نہیں ہو سکے ان کے لئے بھی موقع ہے کہ ایک ایک سو روپیہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وھذہ کتب السیر والحدیث والتفسیر والفقہ والمغازی تنطق بھذا وھذا متواتر من سیرتہ فھو لم یبدء احداً من الکفار بقتال ولو کان اللہ امرہ ان یقتل کل کافر لکان یبتدءھم بالقتل والقتال

کہ یہ سیرت حدیث وتفسیر فقہ ومغازی کی کتابیں بول رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل سے تواتر کی شکل میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے کسی غیر مسلم کے ساتھ جنگ کی ابتداء نہ فرمائی۔ اگر اللہ کا حکم یہی ہوتا کہ ہر کافر کو قتل کر دو تو چاہیئے تھا کہ قتل اور جنگ کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی۔

اور اس منشاء کو ظاہر فرماتے ہوئے کہ جنگ میں کہاں تک جانے کی مجھے اجازت دی گئی ہے۔ شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ رسول اللہ کا وہ مشہور فرمان مبنی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم واموالھم الحدیث۔

مجھے امر کیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں، تاوقتیکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں۔ اس اقرار کر لینے کے بعد ان کی جان ان کا مال مجھ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

شیخ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ بیان کرنا کہ کافر غیر مسلم کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ھذا خلاف النص والاجماع فانہ لم یفعل قط بل کانت سیرتہ ان من سالمہ لم یقاتلہ۔

یہ قرآن کی تصریحات اور اجماع کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ بلکہ آپ کا طریقہ یہی تھا کہ جو جنگ نہیں کرتے تھے ان سے آپ نے بھی جنگ نہیں کی۔

شیخ الاسلام نے بھی قرآنی آیت لا اکراہ فی الدین (یعنی نہیں ہے دین میں زبردستی) اس کو نقل کر کے لکھا ہے کہ:۔

انا لا نکرہ احداً علی الدین فلو کان الکافر یقتل حتی یسلم لکان ھذا اعظم الاکراہ علی الدین۔

ہم (مسلمان لوگ) مذہب کے معاملہ میں جبر اور زبردستی نہیں کرتے۔ اگر مسئلہ یہ ہو کہ جب تک مسلمان نہ ہو کافر قتل کر دیا جائے، تو مذہب پر جبر کی اس سے بڑی شکل اور کیا ہوگی۔

الغرض ساری کتاب اسی قسم کے مضامین سے بھری ہوئی ہے۔ اسی ذیل میں "جزیہ" کی بحث بھی آگئی ہے۔ لفظی تحقیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دیت جیسے ماتودی کا نام ہے اسی طرح جزیہ بھی جزاء سے ماخوذ ہے۔ یعنی بدلہ ہے کسی چیز کا؟ فرماتے ہیں:۔

المسلمون یقاتلون عنہ ویحفظون دمہ ومالہ من عدوہ (ص ۱۳۵)

مسلمان (غیر مسلم رعایا کی طرف سے) جنگ کرتے ہیں۔ ان کی جان ومال کی دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔

اسی کا بدلہ ہے اور مقدار کے متعلق ان کا فیصلہ ہے کہ "مقدارہ بحسب المصلحۃ" یعنی حکومت کے صوابدید سے حالات کے لحاظ سے وصول کیا جائے۔

شیخ الاسلام نے ان لوگوں پر بھی اظہار کیا ہے جو قرآن کی آیتوں کے نیچے "منسوخۃ بایۃ السیف" لکھنے کے عادی ہیں۔ اور پوچھا ہے کہ ان آیتوں میں کون سی آیت ہے جو صحیح معنوں میں منسوخ قرار دینے کی مستحق ہے۔ یہ بڑی مفصل عالمانہ بحث ہے۔

اسی سلسلہ میں ان مولویوں پر بھی برسے ہیں جنہوں نے مشہور کر دیا ہے کہ عرب کے باشندے عقدِ ذمہ کے قانون سے مستثنیٰ تھے۔ اور ان کے لئے دو ہی صورتیں تھیں۔ الاسلام او السیف۔ شیخ نے اس خیال کو بے بنیاد بتایا ہے اور لکھا ہے کہ:۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یخص العرب بحکم فی الدین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملہ میں عرب کے متعلق کوئی خاص حکم یا ترجیحی سلوک روا نہیں رکھا۔

کلیہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

انہ علق الاحکام بالاسماء المذکورۃ فی القرآن کالمومن والکافر والبر والفاجر۔

اسلام میں احکام کا تعلق صرف انہی عنوانوں کے ساتھ محدود ہے جو قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً مومن۔ کافر۔ نیکوکار۔ بدکار۔

الغرض زمین کے کسی خاص حصہ کی سکونت کی وجہ سے اسلام نے کوئی حکم کسی کے لئے نہیں دیا ہے۔ آج سے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال پیشتر کے ایک اسلامی عالم کے ان خیالات و بیانات کو پڑھنے کے بعد بھی کیا یہ موقع بدزبانوں کے لئے رہ گیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ موجودہ مغربی تمدن کے دباؤ کے زیرِ اثر مسلمان اس قسم کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ ورنہ جب دنیا کی سیاسی باگ ان ہی کے ہاتھ میں تھی تو غیر اقوام کے قتل و نہب کے سوا کوئی پیشہ اس قوم کا نہ تھا اور یہی ان کے دین کی تعلیم تھی۔

اس مضمون کے علاوہ شیخ کے دوسرے مقالات بھی جو اس میں شریک ہیں۔ ان میں بھی سب دستور کام کی باتوں کا کافی ذخیرہ شریک ہے۔ مثلاً مشہور حدیث قدسی جس میں حق تعالیٰ کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں کہ میں بھوکا تھا تو نے مجھے نہیں کھلایا۔ اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ نے لکھا ہے کہ اس سے اللہ کے وہ نیک بندے مراد ہیں جو حق تعالیٰ کے ساتھ خصوصی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی کے بعد فرماتے ہیں کہ ورنہ یوں تو

اللہ یثیب علی طعام الفاسق والذمی (ص ۶۲)

اللہ تعالیٰ ثواب دیتے ہیں۔ کھانا خواہ فاسق یا غیر مسلم ذمی ہی کو کیوں نہ کھلایا جائے۔

آج اور کل کا فرق

ایک بات قابلِ ذکر ہے کہ شیخ الاسلام نے صوفیوں کے بعض اقوال کی توجیہ کرتے ہوئے لکھ دیا تھا کہ

ھی شکران یوجد المحبۃ الذی ھو لذۃ وسرور بلا تمیز

وہ لوگ محبت کے وجد میں سمجھنا چاہیے کہ نشہ کی حالت میں ہیں۔ وجد کی کیفیت صرف لذت اور سرور کی کیفیت ہوتی ہے جس میں تمیز باقی نہیں رہتی۔

جیسا کہ دنیا جانتی ہے شیخ الاسلام صوفیہ سے راضی نہیں ہیں لیکن بایں ہمہ وہ تو یہ لکھتے ہیں لیکن اس پر اس زمانے کے کسی مصلح صاحب کا نوٹ ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

شیخ اسلام نے یہ بات محض ان غلط تاثرات کے تحت لکھ دی جو عام مسلمانوں میں صوفیوں کے اکابر کے متعلق پایا جاتا تھا۔ اور اسی لئے شیخ الاسلام بھی ان کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے تھے پھر "غفر اللہ لہ" کی دعا کرتے ہوئے عصرِ جدید کا محشی لکھتا ہے کہ

من الشال الی یزید البسطامی والی سعید الخراز وذی النون المصری یحسن النطق بھم الشیخ والواقع انھم من کبار الزنادقۃ وانھم الصوفیۃ فی کل عصر ومصر (العیاذ باللہ) بے شک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ امت کے پچھلے امت کے اگلوں کو ملعون نہ ٹھہرالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی توثیق ان ہی باتوں سے ہوتی ہے۔ (صدق جدید ۶ جون ۱۹۵۸ء)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

جن دوستوں نے عزیزم قریشی محی الدین کے بیٹے اور میرے پوتے عزیز مبارک محی الدین کی ناگہانی وفات پر اظہارِ ہمدردی اور تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ میں فرداً فرداً ان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ میں الفضل کے ذریعہ ان کے اس احسان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دنیا اور آخرت میں بہتر جزا کے لئے دعا کرتا ہوں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے اکلوتے بچے کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

ڈاکٹر احمد علی احمدی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ لاہور

اعلان گمشدہ

جس دوست کو حکیم امام الدین صاحب مہاجر سکنہ ٹھڑوہ کا علم ہو کہ وہ کس جگہ پر ہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ یا اگر حکیم صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً گھر پہ اطلاع کر دیں۔

محمد سلیم سکنہ ٹھڑوہ ضلع سیالکوٹ

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم چچا ملک [illegible] صاحب آنکھوں کے علاج کیلئے لندن تشریف لے گئے ہوئے ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خلیل الرحمٰن ملک۔ قصور

(۲) میرے والدین کو ایک مدت سے الاٹمنٹ اراضی کے مقدمات درپیش ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت ہماری کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (عبد الرشید عمی۔ لاہور)

استجابتِ دُعا کا ایک نشان اور درخواستِ دُعا

(از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شاہد لاہور)

خاکسار کے دو چھوٹے بھائی (۱) چوہدری محمد شفیع بی اے اسسٹنٹ کنٹرولر ریلوے عثمان پہا(؟) (۲) چوہدری فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر چیچا وطنی ۱۹۵۲ء کے مارچ تک احمدی نہ تھے تبلیغ تو انکو برابر کی جاتی لیکن والد صاحب اور دوسرے رشتہ داروں کے زیر اثر ہونے کے سبب غیر احمدی ہی قبول احمدیت سے رکے رہے۔ شادی کے بعد دونوں بھائیوں میں سے بڑے کے چار مادر زاد نابینا بچے پیدا ہوئے جن میں سے دو مر گئے اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی زندہ ہیں چھوٹے کے بھی دو بچے مادر زاد نابینا پیدا ہوئے گویا چھ نابینا بچوں میں سے اس وقت ہر ایک کے دو دو نابینا بچے موجود ہیں احمدی ہونے سے کچھ عرصہ پہلے بڑے بھائی کو خیال آیا کہ شائد یہ ابتلاء انکار احمدیت کا نتیجہ ہی ہو۔ اس پر انہوں نے ۱۹۵۲ء میں ماہ مارچ کے اندر حضرت اقدس خلیفۃ اللہ نصرہم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی۔ خاکسار نے انکی بیعت کا فارم حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال کرتے وقت من و عن سب کیفیت عرض کر دی اور حضرت اقدس سے بینا تندرست اولاد کے لئے بڑے الحاح کے ساتھ دعا کی درخواست بھی پیش کر دی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ وتبارک کا عظیم الشان احسان ہے کہ حضور کی دعا اور توجہ سے بیعت کے دس ماہ بعد بڑے بھائی کے پانچواں بچہ پیدا ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینا اور صحیح القویٰ ہے اور عام بچوں کی نسبت بہت ذہین اور تمام بھائیوں سے خوبصورت ہے اس بچے کا نام منظور احمد رکھا گیا اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح خادم دین بنائے اور تندرست لمبی عمر بخشے آمین یہ قدرت رحمان کا معجزہ اور حضرت اقدس کی قبولیت دعا کا نشان دیکھنے کے کچھ عرصہ بعد چھوٹے بھائی نے بھی بہ رضا و رغبت احمدیت قبول کر لی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی نیک صالح تندرست اولاد بخشے آمین۔

خاکسار کے والد ماجد حافظ شاہ محمد صاحب تاحال داخل بیعت نہیں گو مصدق احمدیت ہیں عمر انکی ایک سو دس سال کے قریب ہو گی میں تمام بزرگوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ والد صاحب کے انشراح صدر اور قبول احمدیت کے لئے ضرور خاکسار کو دعائے خاص سے نوازیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۳۱ر جولائی تک وقف جدید کے وعدے ادا کرنیوالے احباب

اس سال کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہم وطنوں کی تعلیمی اور اصلاحی ضروریات منظم اور وسیع پیمانہ پر انجام دینے کی غرض سے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی آواز میں جو جذب اور تاثیر رکھی ہے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ملک کے ہر گوشہ کے مخلص خدام نے پروانہ وار لبیک کہی بلکہ غیر ممالک سے بھی بہت سے خدام نے اس سعادت میں حصہ لیا گو یہ قربانی اپنی ذات میں عظیم تر ہے۔ مگر جس معیار کا مطالبہ ہمارا پیارا امام ہم سے کرتا ہے اس سے ابھی ہم پیچھے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں چندوں اور وقف زندگی کی مقدار بڑھانے کی ہر ممکن سعی فرمائیں۔ چنانچہ اسوقت تک پچیس معلمین باہر بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور کچھ عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور وقف جدید کے روشن مستقبل کا نظارہ اس کے حال کے دھندلکوں میں باآسانی کیا جا سکتا۔ ہمیں کامل وثوق ہے کہ بہت جلد یہ مبارک تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرے گی۔ جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا۔ انشاء اللہ العزیز

کام کے فوری پھیلاؤ کا ایک نتیجہ اخراجات کی فوری ضرورت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جس کا کامیاب مقابلہ احباب کے تعاون ہی سے کیا جا سکتا ہے لہٰذا سب احمدی احباب جماعتوں اور عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ وقف جدید کے وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے سر توڑ کوشش فرمائیں اور انتہائی سعی کریں کہ وعدے ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے ۳۱ر جولائی تک پورے ادا کر دیں گے ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

جملہ سیکرٹریان مال اپنے اپنے حلقہ سے وصولی کی مکمل فہرستیں ۵ر اگست تک دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

شیخوپورہ میں لیکچر بذریعہ میجک لینٹرن

تحریک جدید کے ماتحت اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام

مورخہ یکم جولائی بروز منگل محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائمقام وکیل المال نے مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کی اکناف عالم میں خدمات اسلام پر میجک لینٹرن کے ذریعہ ایک لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے اشاعت اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی بیان کرتے ہوئے ان مساجد کے مناظر پیش کئے۔ جو ہمارے اولوالعزم امام المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی قیادت میں مختلف ممالک میں تعمیر ہوئیں اسی طرح قرآن کریم کے جو تراجم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف زبانوں میں ہوئے ان کو ہمارے مبلغین کے ذریعہ مختلف حکومتوں کے سربراہوں کو پیش کرنے کے مناظر دکھائے۔

اس اجلاس میں علاوہ احمدی افراد کے غیر از جماعت اصحاب بھی شامل ہوئے۔ جنہوں نے نہایت دلچسپی کے ساتھ لیکچر سنا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(قریشی سعید احمد اظہر شاہد" مربی سلسلہ شیخوپورہ)

تحریک جدید میں شمولیت کیلئے بشاشت ایمان کی ضرورت

"جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گذر جاتی ہے۔ وہ تحریک جدید نہیں اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے۔ مگر اس کے اندر بشاشت ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"

(خطبہ جمعہ الفضل جلد ۲۶ صفحہ ۲۶)

ممبران خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ کیا ان کے اندر چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے نتیجہ میں بشاشت ایمان پیدا ہوئی ہے۔ اگر نہیں تو اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعطیلات گرما اور وقف ایام

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو ؛ اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کے ماتحت ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ سال میں کم از کم پندرہ دن خالصتاً خدمت دین کے لئے وقف کرے۔

طلباء اس حکم کی تعمیل تعطیلات گرما میں نہایت احسن طریق سے کر سکتے ہیں۔ پس میں اپنے طلبہ بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تعطیلات کے دوران خدمت دین کا پورا پورا خیال رکھیں اور جو طلبہ تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں اور وہ مرکز کی ہدایت کے ماتحت اپنے وقف کردہ ایام گذارنے پسند کریں۔ تو وہ اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ انشاء اللہ۔ ان کے مناسب حال فرائض سپرد کر دئے جائینگے

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ؛

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر 14996 میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری عصمت اللہ خاں قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک 127 رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/5/55 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد از قسم منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا دو صد روپیہ حق مہر واجب الادا ہے خاکسار اس کے 1/8 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی اور لکھ دیتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ اس وصیت پر جو میری آخری وصیت ہے قائم رہوں گی۔ اگر ازیں بعد میری کوئی اور جائداد پیدا ہوئی تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ اور صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ ایسی بعد میں پیدا شدہ جائداد سے بھی بقدر 1/8 حصہ وصول کرے۔

الامۃ: فاطمہ بی بی

گواہ شد: عصمت اللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلولپور

گواہ شد: صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر 14998 میں فضیلت بیگم بنت چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک 127 ر۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/5/55 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے صرف پچیس روپے ماہوار جیب خرچ محترم والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے خاکسار اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی اور لکھ دیتی ہے اس کے بعد میری جو جائداد پیدا ہو تو اس پر بھی میری اس وصیت کا بعینہ اطلاق ہوگا۔ یعنی صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ میری ایسی بعد میں پیدا شدہ جائداد سے بھی بقدر 1/10 حصہ وصول کرے۔

الامۃ: فضیلت بیگم

گواہ شد: صلاح الدین احمد بی اے ایل ایل بی

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: عصمت اللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلولپور

نمبر 14999 میں ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک 127 ر۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/5/55 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ صرف یہ ہے کہ ۱۔ گھڑی مالیتی 200/- روپے ۲۔ سونا دو تولے قیمتی 230/- روپے ۳۔ حق مہر 1000/- خاکسار اس 1430/- میزان ایک ہزار چار صد تیس روپے کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی اور لکھ دیتی ہے۔ اس کے بعد میری جو جائداد پیدا ہو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا یعنی صدر انجمن کو میری بعد میں پیدا شدہ جائداد کا 1/10 حصہ بھی وصول کرنے کا حق و اختیار ہوگا۔

الامۃ: ناصرہ بیگم

گواہ شد: عصمت اللہ خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہلولپور

گواہ شد: صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر 14886 میں بشیر احمد ولد میاں علی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ 1955ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد 130/- روپے پر ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کے بھی 1/10 حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: بشیر احمد ڈرائیور کسٹوڈین آفس کراچی

گواہ شد: عبد الرحیم بیگ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر 15001 میں سکندر بیگم زوجہ افتخار علی قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حال سمن آباد ضلع لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ فروری 1955ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ اس وقت دم تحریر کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر مبلغ 500/- روپیہ بذمہ شوہر ہے۔ میری منقولہ جائداد بصورت زیور مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ کانٹے طلائی ۲ تولے قیمت اندازاً 200/- روپے۔ لاکٹ طلائی ۲ تولے قیمت اندازاً 200/- روپے انگوٹھی طلائی ۳ ماشے قیمت 25/- روپے۔ بجلیاں طلائی ۹ ماشے قیمت 75/- روپے کل پانچ سو روپے۔

مندرجہ بالا اندراج کے علاوہ بوقت انتقال کے جو بھی میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد ہوگی اور اس کے علاوہ جو بھی میری کوئی ماہوار آمد بھی ہوگی اس سب کا دسویں حصہ میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ سکندر بیگم۔

گواہ شد: افتخار علی قریشی خاوند موصیہ

گواہ شد: سردار بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلامیہ پارک راج گڑھ

گواہ شد ملک عبد الوحید سلیم ۹ر ڈی گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کوارٹرز ملتان روڈ لاہور

قبرص کا مسئلہ

آج سے چھتیس سال قبل یونان اور ترکیہ کے مابین جنگ بندی کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کے نتیجہ میں لائیڈ جارج کی پہلی مابعد جنگ عظیم کابینہ کو مستعفی ہونا پڑا۔

مصطفیٰ کمال نے جنگ بندی کے اس معاہدے پر مدانیہ میں دستخط کئے۔ اس معاہدے کے ذریعے متحدین نے ترکیہ کے سامنے مکمل طور پر گھٹنے ٹیک دئیے۔ اس کے بعد سے آج تک ترکیہ اور یونان کے تعلقات استوار نہیں ہوئے۔ اسی سال بعد ترکیہ اور یونان میں پھر سے آویزش شروع ہو گئی ہے۔ لیکن کسی سرحدی علاقہ کے لئے نہیں بلکہ ایک ایسے جزیرے کے لئے جس کا رقبہ یونان سے نصف ہے۔

قبرص کے لئے برطانیہ کے جس پلان کا ایک عرصہ سے انتظار تھا اور جس کا برطانیہ کے وزیر اعظم میکملن نے ۱۹ جون کو اعلان کیا۔ اس کے ذریعہ اس آویزش کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس طرح چار لاکھ باشندوں کی قسمت کو دو اقوام کی باہمی جذباتی کشمکش کا شکار بنا دیا گیا ہے۔

اس منصوبے کے ذریعے یونان اور ترکیہ کی حکومتوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ برطانیہ کی سامراجی سلطنت کی سٹنڈرڈیلا کو مطمئن کرنے کے لئے اس (برطانیہ) کے ساتھ شراکت کریں۔

اس تجویز کو ترکیہ اور یونان دونوں ہی نے مسترد کر دیا ہے اس کے ساتھ قبرص میں رہنے والی دونوں قوموں نے بھی یہ تجویز رد کر دی ہے اور جب یو۔ این کی جنرل اسمبلی میں قبرص کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔ تو یقیناً افریشیائی گروپ بھی اسے مسترد کر دے گا۔ لیکن اس سے قبل ہی برطانوی نظم و نسق اور ایوکا (یونانی تحریک استخلاص قبرص) کے درمیان جو ایک سالہ سمجھوتہ ہوا تھا اس کے بھی ختم ہو جانے کا امکان ہے۔

اس طرح خیر سگالی اور باہمی تصفیہ کے سلسلہ میں آجکل جتنا کچھ کام ہوا ہے۔ شاید وہ ضائع جائے۔ بار بار اکانسل نے گزشتہ دسمبر میں قبرص پر ایک مضمون لکھا تھا کہ قبرص اور سویز میں غلط اقدام نے برطانوی قوم کا بٹوارہ کر دیا ہے۔ ان کا اشارہ قبرص کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے قدامت پسند جماعت کی اختیار کردہ پالیسی کے بارے میں لیبر پارٹی کی مخالفت کی طرف تھا۔

لیبر پارٹی نے اپنے سالانہ اجلاس کے موقع پر قبرص کے تعلق سے ایک واضح پالیسی ترتیب دی تھی۔ یعنی یہ کہ ایک خاص مدت کے لئے سیلف گورنمنٹ قائم کی جائے۔ جس کے تحت قبرص والوں کو حق خود ارادیت حاصل ہو جائے۔ اس دستور میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا تحفظ کیا جائے گا۔

تقسیم

لیبر پارٹی نے اپنے پلان میں یونان اور ترکیہ کی حکومتوں کو تو خارج از بحث کر دیا تھا۔ اور صرف قبرص کی آبادی سے سروکار رکھا تھا۔ لیکن میکملن منصوبے میں نہ تو حق خود اختیاری کا کوئی ذکر ہے نہ سیلف گورنمنٹ کا کوئی تذکرہ جس کی بنا پر یہ بات ٹھیک تھی کہ یہ تجویز مسترد کر دی جائے گی۔

(باقی)

پاکستان کسی حالت میں بھی بھارت سے جنگ نہیں کرے گا

پریس کانفرنس میں وزیراعظم ملک فیروز خان نون کا بیان

لاہور ۷ جولائی۔ وزیراعظم ملک فیروز خان نون نے ہفتہ کی صبح کو دارالحکومت میں اعلان کیا ہے کہ پاکستان کسی مسئلہ پر ہندوستان سے جنگ نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا کہ میں تنازعہ کشمیر کے حل کے لئے جنگ کے سوا تمام پرامن ذرائع اختیار کروں گا۔

وزیراعظم نے مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ کے ہولناک نتائج پر طویل تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا جو لوگ کشمیر یا نہری پانی کے تنازعات حل کرنے کے لئے ہندوستان سے جنگ کرنے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں وہ پاگل پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہماری غذائی حالت نہایت غیر تسلی بخش ہے۔ ہمارے پاس پٹرول بھی نہیں۔ ان حالات میں اگر خدانخواستہ کسی مسئلہ پر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ ہوئی تو دونوں ملک تباہ ہو جائیں گے۔

ملک فیروز خان نون نے اپنی ڈیڑھ گھنٹہ کی پریس کانفرنس میں ملک کے تمام داخلی و خارجی مسائل کے لئے مسلم لیگ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ آپ نے کہا کہ ہم نے تنازعہ کشمیر، نہری پانی کا مسئلہ اور دوسرے قومی مسائل مسلم لیگ سے وراثت میں حاصل کئے ہیں۔ تاہم مقام افسوس ہے کہ بعض مسلم لیگی زعماء چوہدری غلام عباس کی تحریک آزادیٔ کشمیر کی آڑ لے کر ان تمام مسائل کے سلسلہ میں ری پبلکن پارٹی کو رسوا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا کہ اخباری اطلاعات کے مطابق صدر مسلم لیگ خان عبدالقیوم خان کی رائے یہ ہے کہ پاکستان کو تمام متنازعہ مسائل حل کرنے کے لئے ہندوستان سے جنگ کا اعلان کر دینا چاہئے۔ ان کا یہ اخباری بیان انتہائی غیر ذمہ داری کا مظہر ہے۔ کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ آجکل کوئی مسئلہ جنگ کے ذریعہ حل نہیں ہوتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کبھی بھی کوئی مسئلہ جنگ کے ذریعے حل نہیں ہوا۔

ملک صاحب نے کہا کہ آجکل دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی قوم جنگ کی عیاشی برداشت نہیں کر سکتی۔ ہندوستان اور پاکستان ایشیا کی دو نئی جمہوریتیں ہیں۔ انہیں ابھی صنعتی ترقی کی بہت سی منازل طے کرنی ہیں یہ دونوں ممالک کسی مسئلہ پر جنگ کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر کا پابند رہنے کا عہد کئے ہوئے ہے اگر ہم اس کے باوجود تنازعہ کشمیر حل کرنے کے لئے ہندوستان سے جنگ کرنے کا اعلان کر دیں تو ساری مہذب دنیا ہمارے خلاف ہو جائے گی اور یہ صورت حال ہم جیسی چھوٹی اور پسماندہ قوم کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔

وزیراعظم نے کہا کہ اس وقت تک اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کی رکن گیارہ اقوام میں سے دس اقوام مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کی حمایت کر چکی ہیں۔ ان حالات میں ہندوستان کے خلاف جنگ کے نعرے لگا کر ان امن پسند دس اقوام کو اپنا مخالف کر لینا دانشمندی نہیں۔ آپ نے کہا آج تک دنیا کی کسی قوم نے جنگ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ جو لوگ ہندوستان سے جنگ کی باتیں کرتے ہیں وہ پاگل پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہماری معیشت کسی صورت ہندوستان سے جنگ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

وزیراعظم نے کہا کہ ایک مقامی اخبار نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ اگر میں ہندوستان سے جنگ کے خلاف ہوں تو پھر تنازعہ کشمیر حل کرنے کے لئے میری تجویز کیا ہے میری تجویز یہ ہے کہ ہم تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کی وساطت سے پرامن طور پر حل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ ہم اس مقصد کے لئے دنیا کی انصاف پسند اقوام سے ہندوستان پر دباؤ ڈلواتے رہیں گے تاکہ وہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اپنے بین الاقوامی معاہدات کا احترام کرے۔ آپ نے کہا میں اس سلسلہ میں مایوس نہیں ہوں۔ ہم بعض حالات کے منتظر ہیں۔ جونہی یہ موافق حالات پیدا ہوئے ہم حفاظتی کونسل سے استدعا کریں گے کہ وہ گراہم رپورٹ کے پیش نظر اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کرے۔

وزیراعظم ملک نون کے خلاف ریمارکس حذف کر دیئے گئے

مسٹر جسٹس شبیر احمد پر سپریم کورٹ کی نکتہ چینی

مری ۷ جولائی۔ سپریم کورٹ نے وزیراعظم ملک فیروز خان نون کی اپیل منظور کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ مسٹر گرمانی کے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمے میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے فیصلے سے وہ پیراگراف حذف کر دیئے جائیں جن پر اعتراض کیا گیا ہے ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شبیر احمد نے اپنے فیصلے میں ملک نون کے متعلق جو ریمارکس دیئے تھے سپریم کورٹ نے ان پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔

اپیل کنندہ کو مقدمہ کے اخراجات حکومت ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ کے سینئر ایڈووکیٹ شیخ بشیر احمد کی فیس بھی مرکزی حکومت دے گی۔ انہیں عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔

ملک نون کی اپیل کی سماعت سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے ۲۳ جون کو مری میں شروع کی تھی۔ سماعت ۲۵ جون کو ختم ہوئی جس کے بعد عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ ملک نون کی طرف سے مسٹر منظور قادر نے پیروی کی۔ سپریم کورٹ کا فل بنچ چیف جسٹس محمد منیر، مسٹر جسٹس شہاب الدین مسٹر جسٹس کارنیلیس، مسٹر جسٹس امیر الدین اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان پر مشتمل تھا۔ مسٹر جسٹس شہاب الدین، مسٹر جسٹس کارنیلیس اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان نے علیحدہ علیحدہ فیصلے لکھے مسٹر جسٹس امیر الدین نے چیف جسٹس سے اتفاق کیا تاہم فل بنچ کا فیصلہ متفقہ ہے اور یہ فل سکیپ کے اکہتر ٹائپ شدہ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

چیف جسٹس محمد منیر نے اپنے چونتیس صفحہ کے فیصلے میں کہا ہے "یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ فاضل جج نے دلائل میں یا کسی اور طریق پر اپنے تئیں ایک ایسی اختلافی بحث میں الجھا لیا ہے جس سے بحیثیت جج انہیں کوئی سروکار نہ تھا۔ چونکہ کسی اجنبی کے خلاف ریمارکس حذف کرنے کی جتنی بھی مسلمہ وجوہ ہو سکتی ہیں وہ اس مقدمے میں موجود ہیں۔ ان میں وہ وجہ بھی شامل ہے جس کا ذکر خود فاضل جج نے اپنے ایک سابقہ فیصلے میں کیا ہے اسلئے میں یہ اپیل منظور کرتا ہوں اور آئین کے آرٹیکل ۱۶۳ (۳) کے تحت یہ حکم دیتا ہوں کہ ہائی کورٹ کے فیصلے سے پیراگراف ۸۲ تا ۸۸ حذف کر دیئے جائیں۔"

چیچک سے چھپّن اموات

لاہور ۶ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق مئی ۱۹۵۸ء کے دوران میں سارے صوبے میں چیچک کی تین سو چھیالیس وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان میں سے چھپّن وارداتیں مہلک ثابت ہوئیں۔ مغربی پاکستان میں اب تک باسٹھ ہزار سات سو سینتالیس اشخاص کو پہلی بار اور سات لاکھ ستاسی ہزار چھ سو انسٹھ اشخاص کو دوسری مرتبہ چیچک کے ٹیکے لگائے گئے۔ زیر نظر مدت کے دوران میں کالی کھانسی کے آٹھ واقعات کی اطلاع بھی موصول ہوئی تاہم اس سے کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔

درخواست دعا

بندہ کو عرصہ سے کھانسی اور سانس پھولنے کی تکلیف چلی آ رہی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس مرض سے کلی شفاء عطا فرمائے۔

فیض احمد بھٹی گزری (سابق سندھ)